۲۰۴

۶۵/۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میں اور میری والدہ اور والد بیٹھے تھے۔ والدہ نے والد کو میری شکایت لگائی کہ بلال نے آپ کے بارے میں فلاں بات کی ہے۔ میں نے ابو سے کہا میں نے یہ بات نہیں کی۔ والدہ بولی: اگر تم نے یہ بات نہیں کی تو تمہاری بیوی کو شادی کی پہلی رات طلاق ہو۔ میں نے کہا: ٹھیک ہے ہاں میں نے یہ بات نہیں کی۔

میری والدہ نے جو والد کو شکایت لگائی تھی وہ میری والدہ نے اپنی طرف سے بات کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا ہے۔ حالانکہ وہ بات میں نے اس طرح نہیں کی تھی۔ میری والدہ نے مجھ پر جھوٹ لگایا تھا۔ تھوڑی سی بات کو بڑھا چڑھا کر والدہ کو کہا تھا۔ میں نے جو والدہ کی بات پر ہاں ٹھیک ہے کہا ہے کیونکہ میری نیت میں یہ تھا کہ میری والدہ مجھ پر اپنی طرف سے ایک دو باتیں ملا کر کہہ رہی ہے۔ اس لیے میں نے کہا ٹھیک ہے میں نے یہ بات نہیں کی۔

بعد میں والدہ سے پوچھا گیا کہ اس وقت آپ کی نیت میں کیا تھا۔ والدہ نے کہا میری نیت میں کچھ بھی نہیں تھا۔ بس میں نے غصے میں یہ بات کہہ دی۔ اس صورت کا حکم بتائیں۔

المستفتی: معرفت محمد شفیع پشاوری

فاضل جامعہ عبد اللہ بن عمر، لاہور

دار الافتاء
۶۵/۶
۲۶/۳/۲۱

Daar-UL-Iftaa
Jamia Abdullah Bin Umar
23km Ferozpur Road Near
Kahna Nou
Lahore Pakistan

دارالافتاء
جامعہ عبداللہ بن عمر
۲۳ کلو میٹر فیروزپور روڈ نزد کاہنہ نو، لاہور پاکستان
۰۴۲-۳۵۲۷۲۲۷۰ ، ۰۳۳۲-۸۲۹۱۲۲۱

دارالافتاء کا جواب پوچھے گئے سوال کے مطابق ہوتا ہے سوال کی پوری تفصیل صحیح صحیح بتانا پوچھنے والے کی ذمہ داری ہے۔ سوال میں غلطی یا کمی کی صورت میں جواب کالعدم سمجھا جائے۔

حوالہ نمبر:	فتوی نمبر: ۶۵/۶	سائل:	مجیب: محمد طارق محمود
مفتی: مفتی محمد نوید خان صاحب	مفتی:		
کتاب: الطلاق	باب: تعلیق الطلاق	تاریخ ہجری:	تاریخ عیسوی:

الجواب حامداً ومصلیاً

صورت مسئولہ میں لڑکے کی والدہ نے یہ الفاظ بولے ہیں: "اگر تم نے یہ بات نہیں کی تو تمہاری بیوی کو شادی کی پہلی رات طلاق ہو"۔ اور لڑکے نے اس کے جواب میں کہا: "ٹھیک ہے ہاں میں نے یہ بات نہیں کی"۔

والدہ کے الفاظ شرط اور جزا کے ہیں۔ اور یہ لڑکے کو صحیح بات کے اقرار پر ابھارنے کے لیے بولے گئے ہیں۔ اور ان میں طلاق کو لڑکے کے وہ بات نہ کرنے کی خبر دینے سے معلق کیا گیا ہے۔ اور جواب میں لڑکے نے اسی بات کی خبر دی ہے جس سے طلاق کو معلق کیا گیا ہے۔

لڑکا چونکہ غیر شادی شدہ ہے اس لیے تعلیق کے منعقد ہونے کے لیے اضافت الی الملک ضروری ہے۔ اور وہ اس لفظ سے سمجھی جارہی ہے: شادی کی پہلی رات ۔ نیز لڑکے نے اپنی والدہ کے کلام کو اپنے جواب سے نافذ کر دیا ہے۔ لہذا یہ تعلیق منعقد ہو گئی ہے۔

اور اس کے نتیجے میں شادی کی پہلی رات لڑکے کی بیوی پر ایک طلاق واقع ہو جائے گی۔ اگر لڑکے کی والدہ نے شادی کی پہلی رات سے خاص رات کا وقت مراد لیا ہے تو رخصتی دن میں کر کے رات سے پہلے ازدواجی تعلق قائم کر لیں تاکہ واقع ہونے والی طلاق رجعی ہو۔ اور اس کے بعد زبان سے مخصوص الفاظ بول کر یا ازدواجی تعلق قائم کرنے سے رجوع ہو جائے گا اور آئندہ کے لیے لڑکے کو صرف دو طلاقوں کا اختیار ہو گا۔

دارالافتاء

Scanned with CamScanner

تعلیق طلاق کے باب میں فقہاء کے کلام میں غور کرنے سے جو حکم واضح ہوا ہے وہ اوپر ذکر کر دیا ہے۔ مناسب ہے کہ دیگر اہل فتویٰ علماء سے بھی معلوم کر لیں اور ان کے جواب سے ہمیں بھی مطلع کر دیں۔

والألفاظ التي للشرط بالفارسية اكر وهي وهبشة وهركاه وهرزمان وهربار فالأول بمعنى قوله إن . (الفتاوى الهندية : ١/٤١٥ ، ٤١٦)

(قوله شرطه الملك)......... (أو الإضافة إليه)

أي شرط لزومه فإن التعليق في غير الملك والمضاف إليه صحيح موقوف على إجازة الزوج حتى لو قال أجنبي لزوجة إنسان إن دخلت الدار فأنت طالق توقف على الإجازة، فإن أجازه لزم التعليق فتطلق بالدخول بعد الإجازة لا قبلها وكذا الطلاق المنجز من الأجنبي موقوف على إجازة الزوج، فإذا أجازه وقع مقتصرا على وقت الإجازة بخلاف البيع فإنه بالإجازة يستند إلى وقت البيع والضابط فيه أن ما صح تعليقه بالشرط يقتصر وما لا يصح يستند بحر . (رد المحتار : ٣/٣٤٤ ، باب التعليق)

ثم اعلم أن المراد هنا بالإضافة معناها اللغوي الشاملة للتعليق المحض وللإضافة الاصطلاحية كأنت طالق يوم أتزوجك كما أشار إليه في الفتح وقد أطال في البحر في بيان الفرق بينهما فراجعه . (رد المحتار : ٣/٣٤٤)

التعليق بصريح الشرط وهو أن يذكر حرف الشرط يؤثر في المرأة المعينة وغير المعينة والتعليق بمعنى الشرط يعمل في غير المعينة كما لو قال: المرأة التي أتزوجها فهي طالق ولا يعمل في المعينة بأن قال: هذه المرأة التي أتزوجها فهي طالق فتزوجها لا تطلق كذا في معراج الدراية. (الفتاوى الهندية : ١/٤٢٠)..........والله سبحانه وتعالى أعلم

الجواب صحيح
بندہ محمد [illegible]

دار الافتاء

محمد نوید خان عفا عنہ
استاذ الحدیث و مفتی
دار الافتاء جامعہ عبد اللہ بن عمر لاہور

محمد طارق محمود عفا عنہ
محمد طارق محمود عفا عنہ
مدرس و متعین مفتی
دار الافتاء جامعہ عبد اللہ بن عمر لاہور
١٤٤٤/٣/٢٠ھ
٢٠٢٢/٩/٢٥ء

تعلیق کی حقیقت اور اس کے نافذ ہونے میں فرق: (بدائع الصنائع: ۳/۳۸) شرط نفی میں بھی ہو سکتی ہے۔ إن لم تدخلي البيت فأنت كذا (شامی: ۳/ ۷۴۰)
اگر تو شام تک یہاں سے گھر آئی تو ... جواب ہے۔ (امداد الفتاوی ۲/۴۴۲)
اگر تو نہ آوے گی تو تین طلاق۔ (امداد الاحکام: ۲/ ۵۱۰)
اگر فلاں کام نہ کروں تو بیوی پر تین طلاق۔ (امداد الاحکام: ۲/ ۵۳۰)

Scanned with CamScanner